ہرمن نارتھروپ فرائی (انسانیت کا ہمدرد)

ہرمن نارتھروپ فرائی (پیدائش:14۔جولائی 1912،وفات:23۔جنوری 1991) کا تعلق کینیڈا سے تھا۔وہ کینیڈا کے شہر شربروک (Sherbrooke) میں پیدا ہوا۔سات برس کی عمر میں وہ مونکٹون پہنچا۔بچپن ہی سے وہ فطین مستعد اور فعال طالب علم تھا،نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔اس نے سکاؤٹنگ کی تربیت حاصل کی اور دکھی انسانیت کے ساتھ درد کا رشتہ استوار کیا۔پیانو بجانا اور سائیکل چلانا اس کے مشاغل تھے۔1929 میں اس نے اعلا تعلیم کی خاطر مونکٹون سے ٹورنٹو کا سفر کیا۔اس رجحان ساز نقاد اور ادبی نظریہ ساز تخلیق کار کا شمار بیسویں صدی کے عالمی شہرت کے حامل انتہائی اہم اور موثر دانش وروں میں ہوتا ہے۔ایک ذہین تخلیق کار کی حیثیت سے ہرمن نارتھروپ فرائی نے افکارِ تازہ کی مشعل تھام کر جہانِ تازہ کی جانب روشنی کے سفر کا آغاز کیا۔کینیڈا کے ادب،ثقافت اور تہذیب وتمدن کے نباض کی حیثیت سے اسے جو مقبولیت نصیب ہوئی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ولیم بلیک (William Blake) کی شاعری کی نئی تفہیم اور نئی ترجمانی پر مبنی ہرمن نارتھروپ فرائی کی پہلی تصنیف (Fearful Symmetry) جب سال 1947 میں منظر عام پر آئی تو دنیا بھر کے علمی وادبی حلقوں نے اس کی زبردست پذیرائی کی۔اس کے ساتھ ہی ہرمن نارتھروپ فرائی شہرت کی بلندیوں پر جا پہنچا۔ولیم بلیک (پیدائش:28 نومبر 1757،وفات:12۔اگست 1827) کے حقیقی مقام ومرتبے کے تعین میں اس کتاب کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔اردو زبان کی کلاسیکی شاعری میں اس کی بڑی مثال شیخ ولی محمد نظیر اکبرآبادی (پیدائش:1740،وفات:1830) کی طرح ولیم بلیک کی شاعری کا حقیقی استحسان اس کی زندگی میں نہ ہو سکا۔جب وہ گریجویشن کی سطح پر تعلیم حاصل کر رہا تھا تو اس نے ولیم بلیک کے مابعد الطبیعات پر مبنی پر اسرار خیالات اور پیشین گوئیوں کا تجزیاتی مطالعہ کیا اور کئی حقائق کی گرہ کشائی کرنے کی سعی کی۔اس نے روحانیت کے حوالے سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ بادی النظر میں ولیم بلیک کی پیشین گوئیوں کے پس پردہ انجیل کی الہامی تعلیمات کے اثرات ہیں۔وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ولیم بلیک کی پیشین گوئیوں کے سوتے اس کی روحانیت،استغنا اور تپسیا سے پُھوٹتے ہیں۔ادبیات عالیہ کے دس سال کے مطالعات اور تحقیق وتنقید کا ثمر، Fearful Symmetry کی صورت میں سامنے آیا۔اس کتاب میں ہرمن نارتھروپ فرائی نے قارئین کو ولیم بلیک کی تخیلاتی دنیا کے پر اسرار ماحول سے روشناس کرانے کی کوشش کی اس کتاب کی اشاعت سے ولیم بلیک کے خیالات کے بارے میں پایا جانے والا ابہام دور ہو گیا۔اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین کو تخلیق کار کی آواز،اسلوب اور تصورِ حیات سمجھنے میں مدد ملی۔تحقیق وتنقید کا حسین امتزاج،حوالہ جات کی منفرد اور ممتاز کیفیت،اظہار وابلاغ کی شان دل ربائی،جامع انداز میں موضوع کا احاطہ،سادگی اور سلاست،صداقت اور ثقاہت،دلائل اور بیانات کی مسحور کُن مطابقت اور موضوع سے دردمندی اور خلوص کے تعلق کی بنا پر اس کتاب کو بے پناہ پذیرائی نصیب ہوئی۔ولیم بلیک کے اسلوب کے بارے میں اس اہم تنقیدی تصنیف کے بعد ہرمن نارتھروپ فرائی کی ایک اور تصنیف ''Anatomy of Criticsm'' کے نام سے 1957 میں شائع ہوئی۔بیسویں صدی میں ادبی تھیوری کے موضوع پر یہ کتاب کلیدی اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہے۔

وکٹوریا کالج یونیورسٹی میں ہرمن نارتھروپ فرائی نے سال 1929 میں داخلہ لیا جہاں وہ ٹائپ کے ایک مقابلے میں حصہ لینے کے بعد پہنچا تھا۔وکٹوریہ کالج یونیورسٹی جس نے 1836 میں روشنی کے سفر کا آغاز کیا تعلیم کے وسیلے سے کردار کی تعمیر کی مساعی کے معتبر حوالے سے دنیا بھر میں ممتاز مقام رکھتی ہے۔فلسفہ اور ادیانِ عالم میں اپنی تعلیم ٹورنٹو یونیورسٹی سے مکمل کرنے کے بعد ہرمن نارتھروپ فرائی نے 1936 میں کچھ عرصہ چرچ کے منتظم کے طور پر کینیڈا میں خدمات انجام دیں۔وہ بچپن ہی سے ادب اور فنون لطیفہ کا شیدائی تھا۔ابتدائی تعلیم کے مراحل طے کرنے کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے حصول اور پوسٹ گریجویٹ تعلیم کی خاطر میرٹون کالج آکسفورڈ پہنچا۔آکسفورڈ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ 1939 میں واپس ٹورنٹو پہنچا اور اپنے محبوب تعلیمی ادارے وکٹوریہ کالج یونیورسٹی میں تدریسی خدمات پر مامور ہوا۔سال 1952 میں وہ اس عظیم اور قدیم مادر علمی میں انگریزی ادبیات کے شعبہ کا صدر بنا۔اس کے بعد وہ اسی تاریخی درس گاہ کا پرنسپل مقرر ہوا اور نو برس (1968-1967) یہاں قیام کیا۔اس مادر علمی کے ساتھ اس کی والہانہ محبت اور قلبی وابستگی کا یہ عالم تھا کہ اس نے اپنی پوری زندگی یہاں درس وتدریس میں گزار دی۔اس کی قابلیت اور وسیع تدریسی تجربے اور علمی خدمات کے اعتراف میں ہرمن نارتھروپ فرائی کو اس جامعہ کا چانسلر مقرر کیا گیا جہاں اس نے چودہ برس (1991-1978) تک خدمات انجام دیں۔برطانیہ اور امریکہ کی تمام بڑی جامعات میں اس کے توسیعی لیکچرز کا تواتر سے اہتمام کیا جاتا تھا جہاں لاکھوں طلبا اس رجحان ساز ادیب کے خیالات سے مستفید ہوئے۔اس کی ادبی تھیوری کی علمی وادبی حلقوں میں وسیع پیمانے پر پذیرائی ہوئی اور دنیا کی متعدد جامعات نے اسے